بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹۴۴ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۶ شعبان ۱۳۹۸ھ ۱۳ وفا ۱۳۵۷ہش ۱۳ جولائی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۵۹

بحرِ عرفان کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

جو شخص اچھی طرح سے وضو کرتا ہے اس کے جسم سے تمام گناہ نکل جاتے ہیں

ظاہر وضو کی طرح باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو

ارشادِ باری تعالیٰ:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ (المائدہ آیت ۷)

ترجمہ:۔ اے ایمان دارو! جب تم نماز کے لئے اُٹھو تو اپنے مُنہ (بھی) اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ (بھی) دھو لیا کرو اور اپنے سروں کا مسح کیا کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں (بھی) دھو لیا کرو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ جَسَدِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِہٖ ۔۔ رواہ مسلم

ترجمہ:۔ جو شخص وضو کرتا ہے اور خوب اچھے طریقہ سے کرتا ہے تو اس کے جسم سے تمام گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی خارج ہو جاتے ہیں۔ (مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"خدا بڑی دولت ہے اُس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے اُس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچّہ کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کُنجی ہے۔ اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تُو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔" (ازالہ اوہام)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے موجودہ سفر کیلئے احباب خاص طور پر دعائیں جاری رکھیں

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اِن دنوں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے بیرونِ ملک تشریف لے گئے ہیں۔ اِن دنوں حضور لندن میں قیام فرما ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اِس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی تائید و نصرت کے نشان دکھائے اور حضور کے اِس سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

چندہ مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی وصولی خصوصی توجّہ کی محتاج ہے

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے مسجد اقصیٰ کے نزدیک جو مہمان خانہ زیرِ تعمیر ہے اُس کی تکمیل کا خاصا کام ابھی باقی ہے اِس کے مقابل پر جماعتوں کے عطایا کی رفتار بہت کم ہو گئی ہے اور رقم نہ ہونے کی وجہ سے آجکل تعمیر کا کام بند پڑا ہے۔

متعلقہ جماعتوں کے عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اِس چندہ کی وصولی کے لئے خصوصی سعی فرمائیں اور وصول شدہ عطایا ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں تاکہ جلسہ سالانہ سے قبل تعمیر کا کام مکمل کروایا جا سکے۔

جمع شدہ رقوم بخدمت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کھاتہ $\frac{۶۸۵۵}{۵۰-۱۰۴}$ میں جمع کرنے کے لئے بھجوائی جائیں اور اِس کی اطلاع دفتر ہذا کو بھی بھجوائی جائے۔

(افسر جلسہ سالانہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مسیح علیہ السلام کے کشمیر میں مدفون ہونے کا نظریہ سب سے پہلے بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے دنیا میں پیش کیا"

مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے محققین رفتہ رفتہ اس نظریہ کی صداقت کے قائل ہوتے جا رہے ہیں۔"

گی آنا (جنوبی امریکہ) کے مشہور اخبار "دی سٹیزن" میں شائع ہونے والے تفصیلی نوٹ کا اردو ترجمہ

"مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر جماعت احمدیہ انگلستان کی بین الاقوامی کانفرنس جو ۲ر سے ۴ر جون ۱۹۷۸ء تک لندن میں منعقد ہوئی نہ صرف اس لحاظ سے بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب رہی کہ چرچ نے زیر بحث موضوع کو عیسائیت کے لئے خطرہ تصور کرتے ہوئے اس کا نوٹس لیا اور اس پر شدید ردِ عمل کا اظہار کیا بلکہ چرچ کی مخالفانہ روش اور دوڑ دھوپ کے باوجود اس کا نہ صرف انگلستان میں بلکہ پوری مغربی دنیا میں بہت چرچا ہوا۔ چنانچہ اس کانفرنس اور اس میں زیرِ غور آنے والے موضوع پر دنیا بھر کے اخبارات میں خبریں اور تفصیلی مضامین شائع ہوئے۔

کہاں کہاں اور کس کس ملک میں اس کانفرنس کی صدائے بازگشت سنی گئی؟ اس بارہ میں اب مختلف ملکوں سے رفتہ رفتہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ چنانچہ براہِ راست جنوبی امریکہ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ کانفرنس کے انعقاد کے معاً بعد معروف خبر رساں ایجنسی "رائٹر" کے نامہ نگار مقیم سرینگر نے اس کانفرنس میں زیرِ غور آنے والے موضوع پر ایک تفصیلی نوٹ رقم کر کے دنیا بھر میں اسے ارسال کیا۔ (ویسٹ انڈیز کے خبر رساں ادارے "کریسٹین نیوز ایجنسی" جو "CANA" کے مخفف نام سے موسوم ہے نے "رائٹر" کے اس معلوماتی نوٹ کو اپنا کر وہاں کے اخبارات میں اسے شائع کرایا۔ اس نوٹ پر مشتمل ہمیں "گی آنا" (جنوبی امریکہ) کے اخبار "The Citizen" (دی سٹیزن) کا ایک تراشہ موصول ہوا ہے۔ اخبار مذکور نے اپنے ۷ر جون ۱۹۷۸ء کے شمارہ میں یہ نوٹ "Christ's Tomb in Kashmir" کے چھ کالمی نہایت جلی اور جاذبِ نظر عنوان کے تحت شائع کیا ہے۔ اس کا ترجمہ ہم ذیل میں ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں۔

(ادارہ)

"مسیح کی قبر کشمیر میں؟"

"سرینگر۔ کشمیر۔ (بحوالہ رائٹر و کیریبین نیوز ایجنسی المعروف بہ "کانا")۔ سرینگر شہر کے قدیم ترین حصہ کی ایک کچی گلی کے کونہ میں چھپا ہوا ایک قدیمی مقبرہ ہے۔ اس کے متعلق بہت سے مسلمان یہ یقین رکھتے ہیں کہ اس میں مسیح (علیہ السلام) کا جسدِ خاکی مدفون ہے۔

ان کا عقیدہ یہ ہے کہ مسیح جنہیں مسلمان خدا تعالیٰ کا ایک بزرگ رسول مانتے ہیں صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ (صلیب پر سے زندہ اُترنے کے بعد) وہ فلسطین سے ہجرت کر کے کشمیر آ گئے تھے جہاں انہوں نے اپنی بقیہ عمر گزاری اور لوگوں تک پیغامِ حق پہنچانے کے بعد وہاں ایک سو بیس (۱۲۰) سال کی عمر میں وفات پائی۔

اسلام کا ایک تبشیری تبلیغی فرقہ جو "جماعت احمدیہ" کے نام سے موسوم ہے اس نظریہ کی (جو گزشتہ ساٹھ سال سے موضوعِ بحث بنا ہوا ہے) نشر و اشاعت کر رہا ہے۔ اس جماعت نے اس نظریہ کو زیرِ بحث لانے اور اسے درست ثابت کرنے کے لئے حال ہی میں لندن میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی ہے۔

وہاں بعض نامور محققین نے اس امر کا اعلان کیا کہ اس امر کے معقول اور قابلِ قبول واقعاتی شواہد موجود ہیں کہ مسیح نے یقیناً اپنی عمر کا ایک حصہ ہندوستان، کشمیر اور تبت میں بسر کیا۔

بعض اور محققین اس بات کے حق میں ہیں کہ سرینگر کے گنجان آباد علاقے محلہ خانیار میں واقع مقبرہ کی جو "روضہ بل" کے نام سے مشہور ہے کھدائی کا کام شروع کیا جائے تاکہ اس سے جو آثار برآمد ہوں اُن کا کمپیوٹر میں محفوظ "کفنِ مسیح" پر مرتسم نقوش سے موازنہ کیا جا سکے۔

پتھر کا کتبہ

مقبرہ کے کتبہ کی سطح (موسمی اثرات سے) گھسنے اور بوسیدہ ہونے کی وجہ سے صاف ہو چکی ہے اور اس پر اگر کوئی تحریر کندہ تھی تو وہ اب مٹ چکی ہے لہذا اس کتبہ سے اس امر کا کوئی سراغ نہیں ملتا کہ اس مقبرہ میں کون دفن ہے لیکن قبر پر ایک لکڑی کی تختی پر جو فارسی تحریر کندہ ہے اس سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ یہ یوز آسف نامی ایک بزرگ کی آخری آرامگاہ ہے۔ اس علاقہ میں جو قدیمی مخطوطات اور قلمی مسودات دریافت ہوئے ہیں ان کے مطالعہ سے یوز آسف کی شناخت عیسیٰ یا یسوع مسیح نبی اللہ کی شخصیت کے طور پر ہوتی ہے۔

مسیح کے کشمیر میں مدفون ہونے کا نظریہ سب سے پہلے بانیٔ سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد نے اپنی کتاب بعنوان "مسیح ہندوستان میں" مطبوعہ ۱۸۹۹ء میں پیش کیا تھا۔ انہوں نے تحدی کے ساتھ اس امر کا اعلان کیا کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ وہ وہاں سے بچ کر بنی اسرائیل کے دس گمشدہ قبائل کی تلاش میں اپنی والدہ کے ہمراہ ہندوستان چلے آئے۔ انہوں نے یہ دکھانے کے لئے کہ مسیح ایران، افغانستان، پنجاب اور کشمیر میں سے سفر کرتے ہوئے تبت تک پہنچے تھے عیسائیوں اور مسلمانوں کی مذہبی کتب، پرانی طبی اور تاریخی کتابوں نیز قدیمی بدھ ماخذوں کے حوالے اور اقتباسات بکثرت اس کتاب میں درج کئے ہیں۔

انہوں نے اپنی کتاب میں بدھ مت اور مسیحیت کی تعلیم اور اسی طرح بدھ اور مسیح کے حالاتِ زندگی میں نمایاں مماثلت کی طرف بھی توجہ دلائی ہے حالانکہ بدھ مسیح سے پانچ سو سال پہلے گزرے تھے۔

اس کتاب کی اشاعت کے بعد سے احمدیوں نے اس موضوع پر بڑا لٹریچر شائع کیا ہے اور وہ اپنے اس نظریہ کی تائید میں بعض دوسرے لوگوں کی معاونت حاصل کرنے میں غیر معمولی طور پر کامیاب رہے ہیں۔ اس موضوع پر تازہ ترین اور ہمہ گیر نوعیت کا تحقیقی کام جرمن فلاسفر اندریاس فیبر قیصر نے کیا ہے جن کی کتاب بعنوان "مسیح کی موت کشمیر میں واقع ہوئی تھی" میں اس نظریہ کی صداقت پر بڑی تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

کشمیر میں تاریخ کے پوسٹ گریجوایٹ ڈیپارٹمنٹ کے ایک مسلمان صدر پروفیسر محمد یاسین جماعت احمدیہ کے شدید مخالفوں میں سے ہیں تاہم وہ اس موضوع پر تین سال کے مطالعہ اور ریسرچ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ فی الواقعہ مسیح (علیہ السلام) یہاں (یعنی سرینگر کے محلہ خانیار میں واقع مقبرہ میں) ہی مدفون ہیں۔

تحقیقات

پروفیسر یاسین ان لوگوں میں سے ہیں جو "روضہ بل" کے تہہ خانہ کے بارہ میں سائنسی بنیادوں پر پوری توجہ اور انہماک سے تحقیقات کرنے پر زور دیتے رہے ہیں۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ اس کا مطالعہ اور تحقیق حکومتِ کشمیر نیز مسلمانوں اور عیسائیوں کے نمائندوں اور مناسب و موزوں سائنسدانوں کو مل کر کرنی چاہیئے تاکہ مقبرہ اور اس میں جو کچھ ہے اس کی قدامت کا صحیح اندازہ لگایا جا سکے۔

ان کا (یعنی پروفیسر یاسین کا) یہ بھی کہنا ہے کہ بلاشبہ مسیح (علیہ السلام) آسمان پر ہیں لیکن صرف ان کی روح وہاں ہے ان کا جسدِ عنصری سرینگر میں ہی مدفون ہے۔

احمدیوں کے اس عقیدہ کو عیسائیت کی طرف سے شدید حملوں کا نشانہ بنایا جاتا رہا ہے کیونکہ مسیح کے صلیب پر مرنے کے بعد جی اُٹھنے کو عیسائیت کے ایک بنیادی عقیدہ کی حیثیت حاصل ہے۔

لیکن مسلمان بھی احمدیوں کے کچھ کم مخالف نہیں ہیں۔ ان کی شدید مخالفت کی وجہ مرزا غلام احمد کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ مہدی موعود اور مسیح موعود ہیں۔ پاکستان میں چار سال قبل شدید فرقہ وارانہ بلووں کے بعد اس فرقہ کو ایک غیر اسلامی فرقہ قرار دے دیا گیا تھا۔

ڈاکٹر ڈیسین نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ مرزا غلام احمد کی یہ عظیم دریافت (کہ مسیح علیہ السلام سرینگر کے "روضہ بل" میں مدفون ہیں) مذہبی بحث مباحثہ اور مناقشت کے نیچے

(باقی صفحہ پر ملاحظہ ہو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید اور ہماری ذمہ داریاں

حضرت فضل عمرؓ سے کیا ہوا عہد نبھانا ہر احمدی کا فرض ہے

مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب ۔ لاہور چھاؤنی

معیار فضیلت:

ہمارا پیارا خدا کتنا پیارا اور سچے وعدوں والا خدا ہے۔ جب اس نے کہا کہ میرے رسولؐ اور ان کے ماننے والے ہمیشہ کامیاب ہوں گے تو ایسا ہی ہوا۔ جب اس نے کہا کہ منکرین نیست و نابود کر دیئے جائیں تو واقعی نیست و نابود ہوئے اور ان کا نام و نشان تک مٹ گیا۔ جو کچھ ہمارے پیارے خدا نے فرمایا۔ ہو کر رہا۔ چنانچہ غزوۂ خندق کے موقع پر جب صحابہؓ اور خود رحمۃ للعالمینؐ نے بھوک کی شدت کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھے خدا تعالیٰ نے آپؐ کو قیصر و کسریٰ کے خزانوں اور محلات کی خوشخبری دی اور پھر زمانہ نے دیکھا کہ کس رنگ میں یہ خوشخبری پوری ہوئی یہ پر شوکت سلطنتیں مسلمانوں کے قدموں میں ڈال دی گئیں۔ اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر فرمایا تھا کہ مسیح موعودؑ کے زمانہ کی ایک علامت یہ ہوگی کہ اکثریت مال و دولت سے محبت کرے گی اور دولت مندوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا لیکن خدا کے نیک بندے جو زیادہ مال و دولت کو خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کریں گے۔ ایسے لوگوں کو حقارت کی نظر سے دیکھا جائے گا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ نے فرمایا:

"ماحال اقوام
یشرفون المترفین
ویستخفون بالعابدین"
(کنز العمال جلد ۱۰ صفحہ ۵۰)

یعنی ان اقوام کا کیا حال ہوگا جو دولت مندوں کی تو عزت کریں گے اور خدا کی عبادت بجا لانے والوں کو حقیر کی نظر سے دیکھیں گے۔

آج یہ علامت بعینہٖ پوری ہو رہی ہے۔ جہاں تک دولت مندوں کے متعلق یہ ارشاد فرمایا وہاں آپ نے مسیح موعودؑ کے متعلق فرمایا "یعطی المال" ایک طرف ان لوگوں کا ذکر ہے جو دولت کو سمیٹ کر رکھیں گے اور اپنے بینک بیلنس دیکھ کر موہوم خوشی میں جھوم جھوم جائیں گے۔ دوسری طرف حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے غلاموں کا ذکر ہے کہ مال و دولت خدا تعالیٰ کے نام کی بلندی، حضرت خاتم النبیینؐ کی عظمت بحال کرنے اور اسلام کی اشاعت کے لئے بے دریغ خرچ کریں گے۔ آئیں دیکھیں کہ ہمارے سچے خدا کا فرمان کس شان سے پورا ہوا۔ کس طرح مسیح موعودؑ کے ماننے والوں نے مال و دولت کو قربان کرنے کی ایک تاریخ مرتب کی۔ کس طرح مذاہب کی دنیا میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ مبارک میں آپؑ پر ایمان لانے والوں۔ آپؑ کے عشاق نے استطاعت نہ رکھتے ہوئے بھی جس رنگ میں قربانیاں پیش کیں صحابہ کرامؓ کے بعد گزشتہ چودہ سو سال میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ تبھی تو خدا کے مسیحؑ نے بڑی خوشی اور انبساط سے فرمایا تھا:

"میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور تعمیل کے لئے تیار۔"

(ملفوظات جلد اول)

جماعت احمدیہ کے صدق و اخلاص کے نمونے

کیا یہ صدق و اخلاص کا منہ بولتا ثبوت نہیں کہ حضرت مصلح موعودؓ نے مسجد فضل لندن کی تعمیر کے لئے تیس ہزار روپیہ کا مطالبہ کیا تو جماعت نے ایک لاکھ روپیہ پیش کر دیا۔ ایک غریب جماعت کا سوا لاکھ اس لئے کہ وہ دل کی خوشی سے اتنا روپیہ جمع کرنا معمولی بات نہیں لیکن جس رنگ میں جماعت کی مخلص عورتوں نے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون پر عمل کرتے ہوئے اپنے زیورات حضورؓ کے قدموں میں ڈال دیئے اس کی مثال آج کی مادی دنیا میں پیش نہیں کی جا سکتی۔

کیا یہ صدق و اخلاص کے بغیر ممکن تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کا اس کے محبوب فضل عمرؓ سے عشق و محبت کا عملی ثبوت پیش کرنے کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کے واسطے ۲۵ لاکھ روپیہ کی اپیل کی تو جماعت نے والہانہ طور پر باون لاکھ روپے کی رقم پیش کر دی۔

کون ہے جو اس سے انکار کر سکے کہ جماعت احمدیہ کی موجودہ کامیاب صد سالہ زندگی پوری ہونے پر صد سالہ جوبلی منانے کے لئے ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ نے اڑھائی کروڑ کا مطالبہ کیا تو ان فرزانوں نے صدق اور اخلاص سے مالا مال جماعت نے دس کروڑ سے زائد کے وعدے لکھوا دیئے (اللہ اکبر) کون سا دل ہے کون سی آنکھ ہے جو اس سے انکار کر سکے کہ مسیح محمدیؑ نے جو کچھ فرمایا تھا حقیقت تھا اور بالکل حقیقت:

"میں دیکھتا ہوں کہ جس کام کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں۔"

ایک الٰہی تحریک جدید کا اجراء

حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۳۴ء میں جماعت میں یہ صدق و اخلاص ہی تو دیکھ کر تحریک جدید کا منصوبہ پیش کیا تھا جس پر جماعت نے والہانہ طور پر اس میں حصہ لیا اور ہر سال جماعت کے قدم آگے ہی بڑھتے گئے۔ اس منصوبہ کے تحت یورپ میں باقاعدہ احمدیہ مشن قائم کیے گئے۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ اس منصوبے کے تحت یورپ میں باقاعدہ تبلیغ اسلام کی بنیاد رکھی گئی۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل اور خلفاء کی مساعی اور برکات سے اس پر ایک مضبوط عمارت کھڑی ہو چکی ہے۔

مختلف ممالک میں سینکڑوں مسجدوں کا قیام، دنیا کی اہم زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم۔ بیسیوں تبلیغی مراکز اور ان کی خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی اسی تحریک ہی کی مرہون منت ہے۔ یہی مراکز ہیں جہاں سے نور کی شعاعیں پھیل کر دنیا کو اندھیروں سے نکال رہی ہیں۔ انہی مراکز سے قرآنی علوم کے دریا بہہ رہے ہیں۔ جو گناہ سے جھلسی ہوئی زمین کو سیراب کر رہے ہیں۔ فرعون کو کوئی سیڑھی آسمان پر نہ پہنچا سکی۔ لیکن ان مراکز کی بلندیوں سے تثلیث کے پجاریوں، دہریت کی دنیا میں بھٹکنے والوں اور خود ساختہ خداؤں کے سامنے جھکنے والوں کو خدائے واحد کا حسین چہرہ دکھایا اور پھر وہ اسی کے ہو گئے۔

یہ تحریک اس پیارے وجود نے شروع کی تھی جو اپنے عشاق کی محبت میں صبح بھی شام بھی۔ کھڑے ہوئے بھی، چلتے ہوئے بھی۔ سمندروں سے گزرتے ہوئے بھی ہوائی سفر میں بھی، تندرستی میں بھی اور بیماری میں بھی دعاؤں میں محو رہا۔ جس نے ہمارے سکھ کے لئے اپنی جان ناتواں کی پرواہ نہ کی جو اپنے باون سالہ دور خلافت میں ایک پل بھی ہم سے غافل نہ رہا۔ اس پیارے وجود سے ہم نے بھی محبت کے بڑے دعوے کیے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم بھی اپنے دعوؤں میں کامیاب ہوتے رہے آئیں آج پھر ہم اپنا محاسبہ کریں کہ کہیں ہماری محبت ٹھنڈی تو نہیں پڑ گئی۔ ہمارا دعویٰ کہ:

"محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں"

کیا ہم اس پر قائم ہیں۔ کیا ہم نے امسال تحریک جدید کے وعدے پورے ادا کر دیئے ہیں؟ کیا ہم نے اس تحریک میں نئے ممبر شامل کئے ہیں۔ کیا ہم نے گزشتہ کمزوریوں کا ازالہ کیا ہے؟ اس تحریک کے اعلان پر جب ہم نے پیارے محمودؓ سے عہد باندھا تھا:

"عاشقاں را بر سر خود حکم نیست
ہر چہ فرمان تو باشد آں کنند"

کیا ہم اسی پر پورے اتر رہے ہیں؟ اگر ان باتوں کا جواب نفی میں ہے (خدا نہ کرے کہ ایسا ہو) تو ہمیں توبہ و استغفار کرنا چاہیئے۔ ہمیں اپنے آپ کو پہلے سے زیادہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیدار کرنا ہوگا۔

مسیح موعودؑ پر ایمان لانے والوں کے متعلق رحمۃ للعالمینؐ نے فرمایا تھا کہ یہ مال و دولت بے دریغ خرچ کرنے والے ہوں گے۔ دنیاوی آلائشوں سے بے نیاز اسلام کی اشاعت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے والے ہوں گے خدا تعالیٰ کے محبوبؐ کا فرمان غلط نہیں ہو سکتا ترقی کی راہ پر گامزن رہنے کے لئے ضرورت یہ ہے کہ ہم صبح و شام اپنا محاسبہ کرتے رہیں۔

تحریک جدید اور آسمانی بادشاہت :

میرے بزرگو! بہنو اور بھائیو! آئیں ہم تاریخ احمدیت کے اوراق الٹ کر اپنی یادداشت کو تازہ کر لیتے اور اولوالعزم خلیفہ ثانیؓ کا وہ پیغام پڑھیں جو ہم نے اسی کی زبان مبارک سے سنا تھا (جس کا مطلع تھا کہ فضا اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، خاتم النبیین زندہ باد اور احمدیت زندہ باد سے گونج اٹھی تھی) تا ہمارے اندر ایک نیا جذبہ پیدا ہو، ایک نیا جوش اور ایک نیا ولولہ پیدا ہو ایک نئی روح جو مصلح موعودؓ اپنی ابتداء خلافت سے ہی جماعت میں پیدا کر دی۔ کچھ سال بعد اس کی یاد دہانی یوں کروائی :-

"اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو ہاں تم کو ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانے کی ضرب سپرد کی ہے اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں تاکہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا زمین پر آ جائے اور پھر خدا کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہؐ کا تخت آج مسیح نے چھینا ہوا ہے ہم نے مسیح سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہ کو دینا ہے اور محمد رسول اللہؐ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سنو۔ میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ میری آواز نہیں ہے۔ میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء)

سو اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! (مسیح محمدی پر ایمان لانے والوں کا کتنا بڑا اعزاز ہے۔ سبحان اللہ!) آئیں ایسے درد بھرے الاپ جو فضا کو چیرتے ہوئے آسمان پر پہنچیں (ایسے درد سے گیت گائیں کہ خدا ہمارے پاس آ جائے۔ اپنے تخیل میں ایسا سوز پیدا کریں کہ خدا کی محبت ہمیں اپنی آغوش میں لے لے اور اس کا پیار ہمیں دنیا کی آلائشوں سے یکسر بے نیاز۔ دنیا کی رنگینیوں سے متنفر کر دے اور ہم اس کی راہ میں سب کچھ قربان کرنے والے ہوں۔ آمین! یارب العالمین!

الفضل میں اشتہار دیجئے!

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصار اللہ

جن مجالس نے ابھی تک ماہانہ رپورٹ کارگزاری بابت جون/احسان ابھی تک مرکز کو نہ بھجوائی ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ جلد ماہانہ رپورٹ مرکز میں بھجوا دیں ہر ماہ کی دس تاریخ تک گزشتہ ماہ کی رپورٹ مرکز میں پہنچنا نہایت ضروری ہے ناظمین اضلاع سے بھی درخواست ہے کہ وہ مجالس کو اس کی طرف فوری توجہ دلا دیں

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

میرے والد مرحوم

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ

خاکسار کے والد صاحب جن کا نام میاں اللہ بخش اور والدہ صاحبہ جن کا نام زینب بی بی تھا۔ دونوں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہیں۔

میرے والد صاحب کے تین اور بھائی تھے سب سے بڑے میاں فضل احمد ان سے چھوٹے میاں امیر بخش تیسرے نمبر پر میرے والد صاحب اور چوتھے نمبر پر میاں امام دین جن کا اکلوتا لڑکا محمد صدیق آج کل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں فورمین ہے

میرے والد صاحب مرحوم اور ان کے تینوں بھائی پیشہ کے سبب تجارت پیشہ تھے اور اپنی تجارت کے سلسلہ میں اکثر بمبئی اور خیرپور وغیرہ کی طرف جایا کرتے تھے۔ یہ چاروں بھائی اپنی شرافت اور نیکی کی وجہ سے اپنے گاؤں میں مشہور تھے اور گاؤں میں ان کی بہت عزت تھی۔

میاں امیر بخش صاحب ہمارے گاؤں میں عربی اور فارسی کے جید عالم تھے اس لئے جب احمدیت کی خبر ہمارے گاؤں میں پہنچی تو سب بھائیوں نے بالاتفاق اپنے اس بھائی کو احمدیت کی تحقیق پر مامور کیا چنانچہ وہ اس کام میں لگ گئے لیکن اسی تحقیق کے دوران ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہو گیا اور یہ چاروں بھائی صحابیت کا شرف حاصل کرنے سے رہ گئے۔ لیکن بہرحال ان سب نے اپنے اس بھائی کی تحقیق کے بعد اکٹھے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بیعت کی اور پھر سب کے سب تا وفات مخلص احمدی رہے

میرے تایا میاں امیر بخش صاحب مرحوم ہماری مسجد احمدیہ کے خطیب و امام تھے اور میرے چچا میاں امام دین صاحب مرحوم جب تک اپنے گاؤں میں رہے سیکرٹری مال تھے۔ ہمارا گاؤں ضلع گوجرانوالہ میں تونڈی کھجوروالی ہے جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پرانی جماعت ہے اور یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند صحابہ بھی پائے جاتے تھے۔

میرے والد صاحب مرحوم اور ان کے دوسرے بھائیوں نے اپنا ایک ایک بچہ قادیان میں دینی تعلیم کے لئے بھجوایا۔ میرے چھوٹے تایا میاں امیر بخش صاحب نے تو اپنے تین بچے اور خاکسار کے سوا ان میں سے کوئی بھی قادیان میں تعلیم مکمل نہ کر سکا اور خود میرا بھی یہ حال تھا کہ ایک وقت میں بھی مدرسہ احمدیہ کی سخت اور محنت طلب تعلیم سے دل برداشتہ ہو گیا اور والد صاحب سے کہہ دیا کہ مجھ سے اب قادیان میں پڑھا نہیں جاتا لیکن میرے والد صاحب نے مجھے صرف یہ کہا کہ نہیں بیٹا ایسا نہیں کرنا اور شاید میرے والد صاحب ہی کی کوئی نیکی تھی جو میرے آڑے آئی کہ اس کے بعد میں نے پھر کبھی اپنی تعلیم چھوڑنے کی کوشش نہ کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے ۱۹۴۲ء میں مولوی فاضل پاس کرنے کے بعد وقف کرنے کی توفیق دی اور مجھے یہ یقین ہے کہ والد صاحب کی تحریک جدید سے محبت ہی مجھے تحریک جدید کا مجاہد بنانے میں کامیاب ہوئی۔

مجھے خوب یاد ہے کہ ۱۹۳۴ء میں ہمارے گاؤں میں مخالفت زوروں پر تھی اور ہر جمعہ کے روز مخالفین اپنی مسجد سے نکل کر ہماری مسجد کے سامنے جلوس کی شکل میں آتے اور وہاں اشتعال انگیز نعرے لگاتے انہی ایام میں ہمارے امام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کو احباب جماعت کے سامنے رکھا۔ جب اس تحریک کا اعلان ہماری جماعت میں ہوا تو میرے والد صاحب مرحوم نے نہ صرف خود اس میں اپنا وعدہ لکھوایا بلکہ مجھے بھی تحریک کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا تم بھی اس میں دو آنے چندہ لکھا دو۔ مجھے یہ تو یاد نہیں کہ وہ دو آنے میں نے دیئے یا نہیں کیونکہ اگر یہ ادا ہوئے تو والد صاحب نے ہی ادا کئے ہوں گے میں تو پرائمری کا طالب علم تھا بہرحال یہ واقعہ میرے دل پر نقش ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے والد صاحب مرحوم کی تحریک جدید سے یہ محبت ہی مجھے تحریک جدید کا مجاہد بنا گئی ہے۔

میرے والد صاحب کے دو بڑے لڑکے میری ہوش سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے جس کے بعد ہم تین بھائی رہ گئے یعنی میرے بڑے بھائی شیخ محمد ابراہیم صاحب جو لاہور کی مشہور فرم میسرز سراج الدین اینڈ سنز آف انارکلی کے منیجر تھے اور مجھ سے چھوٹے محمد یعقوب جو پہلے کاروبار کرتے تھے لیکن بعد ازاں کراچی کے کسی کاروبار میں لگ گئے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گی آنا کے اخبار "دی سٹیزن" کا تفصیلی نوٹ (بقیہ صفحہ ۲)

دب کر رہ گئی ہے۔

"روضہ بل" کے مقبرہ پر تعمیر شدہ سبز اور سفید رنگ کی عمارت واضح طور پر ۱۰۰ سال سے بہت کم عرصہ کی معلوم ہوتی ہے۔ یہ اسلامی طرزِ تعمیر کے مطابق بنی ہوئی ہے۔ لکڑی کے پردوں کی باریک حسابی ساخت اور فرش کے ٹائلوں کے انداز سے بھی اسلامی طرزِ تعمیر کی عکاسی ہوتی ہے۔

قدموں کے نشان

ڈاکٹر لیسین کہتے ہیں کہ بہرحال یہ حقیقت شک و شبہ سے بالا ہے کہ مقبرہ اپنی طرزِ تعمیر اور ساخت کے باوصف بہت قدیمی اور پرانا۔ اور یہ ہے بھی غیر معمولی طور پر وسیع اور کشادہ۔ اس کے پہلو میں ایک بہت بڑا پتھر ہے جس پر قدموں کے دو نشان پڑے ہوئے ہیں۔ مقبرہ کے محافظ کا کہنا ہے کہ یہ یوز آسف کے قدموں کے نشان ہیں۔

مقبرہ کے ارد گرد بہت قدیمی زمانہ کے بنے ہوئے مکانات ہیں اور آس پاس کے علاقہ میں اور بھی ایسے مقابر اور مساجد ہیں جن کی تعمیر آج سے کئی صدیوں پہلے عمل میں آئی تھی۔

اس مقبرہ کی دیکھ بھال بعض اور مسلمانوں کے سپرد ہے جو احمدی نہیں ہیں۔ علاقہ کے مسلمان باشندے جب اس کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ احترام اور عقیدت کے اظہار کے طور پر اپنے ہاتھوں سے اُسے چھوتے ہیں اور احترام و عقیدت کے اس اظہار کے بعد ہی آگے قدم بڑھاتے ہیں۔ اس کے متولی کے پاس سرینگر کے پانچ مفتیوں کا جاری کردہ ایک فرمان ہے جو ۱۷۶۶ء میں تحریر کیا گیا تھا۔ اس میں اس امر کی تصدیق کی گئی ہے کہ یہ خدا کے نبی یوز آسف کی ہی خانقاہ ہے۔

کشمیر کی حکومت نے ایک دفعہ اس مقبرہ کو سیاحوں کے لئے کشش کا مرکز بنانے میں دلچسپی لینا بھی شروع کی تھی لیکن بعد میں اس منصوبہ کو ترک کر دیا گیا اور اب بہت کم سیاح اس کی زیارت کی غرض سے یہاں آتے ہیں۔

ڈاکٹر لیسین کے بیان کے بموجب یہ دعویٰ کہ مسیح (علیہ السلام) کشمیر میں آئے تھے بہت گہری تحقیق پر مبنی ہے۔ ڈاکٹر لیسین اس نظریہ کے جس نے عرصہ دراز سے ایک نزاعی موضوع کی شکل اختیار کی ہوئی ہے مؤید ہیں کہ بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل افغانستان سے کشمیر تک کے علاقہ میں آکر آباد ہو گئے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس علاقہ کے بہت سے لوگوں کے خدوخال یہودیوں کے خدوخال سے بہت مشابہت رکھتے ہیں اور کشمیر بھر میں ایسی قبریں عام پائی جاتی ہیں جو اپنی وضع قطع کے لحاظ سے یہودیوں کی قبریں معلوم ہوتی ہیں۔ وہ اس نظریہ کی بھی تائید کرتے ہیں کہ موسیٰ (علیہ السلام) بھی کشمیر میں ہی مدفون ہیں اور یہ کہ مسیح (علیہ السلام) کی والدہ (حضرت) مریم کی قبر پاکستان کے قریبی پہاڑی مقام مری میں واقع ہے۔ پہلے یہ جگہ "ماری" کے نام سے موسوم تھی۔ انہوں نے اپنی کتاب میں ان قبروں کی تصاویر بھی شائع کی ہیں۔

ارضِ موعود

ڈاکٹر لیسین کا یہ بھی کہنا ہے کہ جگہوں اور مقامات کے ناموں نیز جغرافیائی ہیئت اور مناظر کے موازنہ سے اس امر کی قوی شہادت ملتی ہے کہ عہد نامہ قدیم میں جس ارضِ موعود کا ذکر کیا گیا تھا اُس سے مراد فلسطین نہیں بلکہ کشمیر کی سرزمین تھی۔ انہوں نے بائبل میں مذکور مقام Bethpeor (بیت فغور) کا کشمیر کے شہر بندی پور جو پہلے بہت پور کہلاتا تھا سے موازنہ کر کے مؤخر الذکر کو اول الذکر سے ماخوذ قرار دیا ہے۔ اسی طرح ان کے نزدیک بائبل کا Mount Nebo (نبو پہاڑی) اور بال نیبو یا نابو بل (جہاں سے وادی کشمیر کا نہایت دلکش نظارہ کیا جاتا ہے) ناموں کے صوتی تاثر کی وجہ سے ایک دوسرے سے بہت ملتے جلتے ہیں۔

جرمن فلاسفر فیبر قیصر اور احمدی مصنفین جو کشمیر سے مسیح کے تعلق کے قائل ہیں کہتے ہیں کہ خود انجیل اور اس زمانہ کے دوسرے مخطوطات میں ایسی واضح شہادتیں موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح (علیہ السلام) صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ اُن کا کہنا ہے کہ وہ صلیب پر صرف تین سے چھ گھنٹے تک رہے جبکہ صلیب پر بالعموم موت تین دن بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ میں واقع ہوتی تھی۔ پھر صلیب پر سے اتارنے کے بعد انہیں دفنایا نہیں گیا بلکہ انہیں ایک کشادہ اور ہوادار غار نما قبر میں رکھا گیا تھا جہاں طبیبوں نے ان کے زخموں کا علاج کیا۔

سفرِ ہجرت

اپنے حواریوں کے ساتھ کئی خفیہ ملاقاتوں کے بعد مسیح (علیہ السلام) اپنی والدہ (حضرت) مریم اور حواری تھوما کو ہمراہ لے کر مشرق کی طرف اس راستہ پر روانہ ہو گئے جو اس زمانہ میں پہلے سے بہت معروف اور جانا پہچانا راستہ تھا۔ حواری تھوما تو جنوبی ہندوستان چلے گئے جہاں انہوں نے انجیل کی منادی کی اور وہیں فوت ہوئے مسیح اور مریم نے شمالی ہندوستان کی طرف اپنا سفر جاری رکھا۔

فیبر قیصر کہتے ہیں کہ عین ممکن ہے کہ مسیح ۱۳ سے ۲۹ سال کی عمر کے درمیانی عرصہ میں بھی کشمیر اور تبت میں آئے ہوں اور یہ عرصہ انہوں نے یہیں گزارا ہو کیونکہ بائبل میں اس حصۂ عمر کی تفصیلات مندرج نہیں ہیں۔ انہوں نے عیسیٰ، عشیٰ، یوسا، یوس، یوسا، یوسو، یوزا اور یوزا وغیرہ ناموں کو "یسوع مسیح" ہی کی مختلف شکلوں سے تعبیر کیا ہے۔ کشمیر کی بہت سی بستیوں اور علاقوں کے نام موسیٰ (علیہ السلام) کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ مزید برآں سرینگر میں وہاں کا بلند ترین مقام "تختِ سلیمان" کے نام سے موسوم ہے۔

ہندوستان کے سابق وزیر اعظم جواہر لال نہرو نے جو خود کشمیری تھے اپنی کتاب "Glimpses of World History" (تاریخ عالم کی جھلکیاں) میں لکھا ہے:۔

"پورے وسطی ایشیا، کشمیر، لداخ اور تبت میں بلکہ اس سے بھی پرے کے شمالی علاقوں میں آج بھی لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یسوع یا عیسیٰ سفر کرتے ہوئے ان علاقوں میں آئے تھے۔۔۔۔ ۔۔۔ اُن کے ان علاقوں میں آنے کو بعید از قیاس یا غیر اغلب قرار نہیں دیا جا سکتا۔"

"روضہ بل" کے مقبرہ کی کتاب زائرین میں ایک سیاح کا بہت عجیب ریمارک درج ہے اسے مسیح کی کشمیر میں آمد کے نظریہ سے متعلق اہلِ مغرب کے شکوک و شبہات کا نچوڑ قرار دیا جا سکتا ہے۔ وہ ریمارک یہ ہے:۔

"بہت دلچسپ لیکن میرے نزدیک مشکوک"

"دی سٹیزن" جارج ٹاؤن — گی آنا (جنوبی امریکہ) بابت ۷ر جون ۱۹۷۸ء۔
"The Citizen George Town, Guyana
June 7, 1978

اعلاناتِ دار القضاء

۱۔ مکرمہ مسعودہ بشیر صاحبہ محلہ دار الرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم مرزا بشیر احمد صاحب ولد مرزا افضل بیگ صاحب وفات پا چکے ہیں قطعہ ۱۲/۴ واقع محلہ دار الرحمت ربوہ میرے خاوند مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) مرزا افتخار الدین صاحب (۲) مرزا ابراہیم رحمت اللہ صاحب (۳) مرزا تنویر خالد صاحب پسران مرحوم (۴) شمیم مسرت صاحبہ (۵) ریحانہ مرزا صاحبہ دختران مرحوم۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکور میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیا۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

۲۔ مکرم محمد اکبر صاحب چک نمبر ۱۲۷ ر ب بہلول پور تحصیل و ضلع فیصل آباد نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری محمد اعظم خان صاحب ولد چوہدری سلطان علی خان صاحب چک 127/R.B ضلع فیصل آباد وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۲۱/۱۲ واقع محلہ دار العلوم رقبہ ایک کنال مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ اسی طرح والد صاحب مرحوم کی ذاتی امانت ۱۲۹۴/۱۱۱-۹۶ صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ ۲۳۴/۵۰ روپے موجود ہیں۔
میرے علاوہ میری بہن بشریٰ سلطانہ صاحبہ بھی وارث ہیں۔
استدعا ہے کہ مرحوم کا مذکورہ بالا ترکہ شرعی تقسیم کیا جاوے۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے نوجوانوں کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ وہ اسلامی تعلیم کو دنیا میں قائم کر کے چھوڑیں گے

یہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ اس کے دین کی خدمت کرنے والے ضرور کامیاب ہونگے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر ہمارے نوجوان اصلاح کر لیں اور اقرار کر لیں کہ جس طرح بھی ہو اسلام کی تعلیم کو قائم کریں گے تو یا یوں لوگ خود بخود اپنی شکست کا اقرار کر لیں گے کیونکہ جب کوئی واقعہ ہو جائے تو پھر اعتراض خود بخود مٹ جاتے ہیں۔ جو لوگ بھی خدا تعالیٰ کے دین کی مدد کرنے والے ہوں گے خدا تعالیٰ کا فیصلہ یہی ہے کہ وہی کامیاب ہوں گے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر کرامات الصادقین میں ہے جس کا پہلا مصرعہ آپ فرماتے ہیں الہامی ہے اور وہ شعر یہ ہے ؎

وانی انا الرحمٰن ناصر حزبہ
ومن کان من حزبی فیعلی وینصر

اس کا مطلب یہ ہے کہ میں رحمٰن ہوں جسکی دین اور بخشش اور رحمت سب پر وسیع ہے اور کافر و مومن میں کوئی فرق نہیں کرتی ہے اور میرے دین کے جو مخالف ہیں میری رحمت ان کو بھی فائدہ پہنچاتی ہے دیکھو سانس لینے کے لئے ہوا اور پانی اور روشنی کا سامان میں نے ان کے لئے بھی جو میرے دین کی مخالفت کرتے ہیں ویسا ہی کیا ہوا ہے جیسا مومنوں کے لئے۔ کیونکہ میں رحمٰن ہوں۔ پھر یہ کوئی کیونکر خیال کر سکتا ہے کہ جو میرا ہو جائے میں اسے چھوڑ دوں گا اور اس کی مدد پر کمربستہ نہیں ہوں گا۔ گویا پہلے مصرعہ کا نتیجہ آگے بیان کیا ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے حزب ہو جاتے ہیں انہیں غلبہ دیا جاتا ہے اور مدد کی جاتی ہے۔ پس جو بھی اللہ تعالیٰ کی جماعت میں داخل ہو جائے اسے مدد ملنا یقینی ہے کیونکہ جو رحمٰن اپنے دین کے مخالفوں کو بھی فیض سے محروم نہیں رکھتا یہ کیونکر ممکن ہے کہ جو اس کا ہو جائے وہ اس کی مدد نہ کرے۔ وہ ماں جو غیر کے بچہ سے محبت کرتی اور پالتی ہے اپنے بچے کے ساتھ اس کی محبت کا اندازہ کرنا بالکل آسان ہے خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں غیر سے بھی حسنِ سلوک کرتا ہوں۔ میرا سورج ہے وہ تم کو ہی نہیں بلکہ ہندوؤں اور سکھوں اور عیسائیوں اور یہودیوں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ بلکہ یہ تو پھر بھی خدا کے کسی نہ کسی رنگ میں قائل ہیں دہریوں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے بادل آتے ہیں مگر کیا کبھی تم نے دیکھا کہ وہ مومن کے کھیت کو تو سیراب کریں اور غیر مومنوں کے کھیتوں کو چھوڑ دیں۔ کیا کبھی یہ ہوا ہے کہ اس کی ٹھنڈی ہوائیں تمہارے لئے تو ٹھنڈی اور آرام پہنچانے والی ہوں مگر کافروں کے لئے گرم لُو بن جائیں۔ وہ اسی طرح ان کو بھی لذت پہنچاتی ہیں جس طرح تمہیں۔ تو جو رحمٰن خدا ہے اور جس کے فضلوں کا سلسلہ اتنا وسیع ہے۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ جو اس کا ہو جائے وہ اسے چھوڑ دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور الہام ہے جو دراصل پنجابی کا ایک پرانا شعر ہے مگر آپ پر بھی الہاماً نازل ہوا ہے اور وہ یہ کہ

"جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"

یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو اس کا بنا دیتا ہے اور ذرّہ ذرّہ اس کی تائید میں لگا دیتا ہے۔"

(الفضل ۱۳؍ اپریل ۱۹۳۸ء)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

ہر سال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام اطفال و ناصرات کا ایک مقابلہ مضمون نویسی ہوتا ہے۔ سال ۱۹۷۸ء کے لئے عنوان ہے "مسلم بچوں کے سنہری کارنامے"۔ یہ مضمون کم سے کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ سات فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہونا چاہیئے نیز حوالہ مکمل دیں اور بہت صاف لکھیں۔ یہ مضمون ۳۱ر جولائی ۱۹۷۸ء تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔

سیکرٹری اشاعت
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

کام میں وسعت اور نتائج میں برکت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اس وقت وقفِ جدید کے نظام کے ماتحت بعض ایسے علاقوں میں بھی اسلام کو پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے جہاں ہندو بستے ہیں ..... اس علاقہ کے ہندوؤں کی توجہ بڑی شدت کے ساتھ اسلام کی طرف ہو رہی ہے اور وہاں کے سینکڑوں ہندو خاندان کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہو چکے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں ... پس اس جگہ کام میں اضافہ ہونا چاہیئے جس کے لئے پیسے کی بھی ضرورت ہے اور جس کے لئے مخلصین معلمین واقفین زندگی کی بھی ضرورت ہے جو وقفِ جدید میں کام کرنے والے ہوں۔ کام میں وسعت پیدا ہو رہی ہے اور نتائج میں برکت پیدا ہو رہی ہے۔"

(الفضل ۷، ۲؍ جنوری ۱۹۷۴ء)

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ سے ٹانگ پر چوٹ آنے کی وجہ سے بہت بیمار ہیں اور جوڑوں میں درد کی بھی تکلیف ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(عبد الرزاق خان۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک ضروری یاد دہانی!

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا پانچواں مرحلہ شروع ہے جو دوست ابھی تک اپنے وعدہ کا ۴/۱۵ حصہ ادا نہیں کر سکے وہ اب ادا کر کے ممنون فرمائیں۔ امرائے صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اس کا خیال رکھیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اعلانِ نکاح

خاکسار کے بیٹے ملک الطاف احمد بہلوی ملازم پاکستان ائیر فورس کا نکاح عزیزہ طاہرہ پروین صاحبہ سلمہا بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب (ریٹائرڈ ڈھوبیلا) سیکرٹری مال جماعت احمدیہ میانوالی کے ہمراہ مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم غلام احمد خان صاحب ظہور انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان نے بمقام میانوالی مورخہ ۳۰؍۶؍۷۸ بروز جمعہ پڑھا بعدہٗ مکرم قریشی احمد شفیع صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع میانوالی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔ (ملک حامد علی بہلوی سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع مظفر گڑھ وارڈ نمبر ۱۸)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴